

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۲۶ اپریل ۱۹۱۲ء | نمبر ۱۷

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب	۱/
اُردو کی دوسری کتاب	۲/
اُردو کی تیسری کتاب	۳/
اُردو کی چوتھی کتاب	۴/
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲/
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳/
رومن اُردو کا قاعدہ ککنگ صاحب کا	۔
فارسی اُردو کا قاعدہ	۶ پائی و ا ر +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح :- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہی قیمت رکشا لعہ سے ماعہ گرونول لعہ + مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک	عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی	عا ۱
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد	ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک	ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	؎	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	صہ
پورا کالم	للعہ	صہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ماہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایئت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے۔ قیمت ۴ر +

حلِ مشکلات } پروفیسر جیمیس صاحب۔ آر حصّہ اوّل۔ ۶ر +

تحقیقِ بائیبل } مصنفہ مرقس داوز صاحب۔ ۴ر +

طالبانِ حق } کینن فیرر صاحب ڈی۔ڈی۔ ۹ر +

رہنمائے تعلیم۔ ۴ر +
ویدک شائستگی۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	.. ..	قیمت	۲ پائی +
رومن اردو	.. ..	قیمت	۲ پائی +
گورمکھی	.. ..	قیمت	۲ پائی +
بچّوں کی پرورش	.. ..	قیمت	ار +
تواریخ بائیبل	.. ..	قیمت	۱؎ +
حیاتِ مسیح	.. ..	قیمت	۱۲/ +
مسیح کا نمونہ	.. ..	قیمت	۸ر +
سبد وغزلیں اُردو	.. ..	قیمت	ار +
گورمکھی	.. ..	قیمت	ار +

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۴۔ عزّت بے مثال اُردو ۳ر ۵ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴ر +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ار +
۷۔ بچّوں کی پرورش ار +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ار +
۹۔ سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کتب

۱۔ اسلام میں مسیح ۱ر +
۲۔ ینابیع القرآن ۳ر +
۳۔ بائیبل یا قرآن ۱۰ر +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو ۵؎ +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر +
۷۔ ردِّ تناسخ ۴ر +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲۶ اپریل ۱۹۱۲ء

گلدستۂ اخبار

کونسل پنجاب میں علاوہ بجٹ کے مسودات قانون نوآبادیہائے پنچائت بھی پاس کر دیئے گئے ہیں۔

امرتسر کے حکیم شبیل طاعون سے مرگئے۔ اُن کی چھوت سے آٹھ لواحقین یکے بعد دیگرے گزر گئے ہیں

بالائی کورم کے افغانی ضلع غوست میں امیر کابل کے خلاف سرکشی کی گئی۔ باغی زوروں پر ہیں۔

یہاں زبردست فرقے مینگال جدران وجاجی متفق ہیں صدر مقام ماطن چھین لیا ہے۔ افغانی سپاہ جا بجا مغلوب کی گئی۔ ان کی چوکیاں یکے بعد دیگرے قابو کر لیں نتیجہ منظوری ہے۔

فرقہ منگال کے ۸۰۰۰ لڑاکے ہیں۔ فرقہ جدران اس سے زبردست ہے۔ بیگار نے مجبور کر دیا ہے۔

امیر صاحب نے سرکوبی باغیان کے لئے ہمراہ ایک فوج کو حکم دیا ہے ضلع غوست [illegible]یت دشوار گزار ہے۔

کہتے ہیں وزیر ہند بہادر نے مسٹر گوکھلے کو لندن بلایا ہے اُن کو فنانشل ممبری کونسل وائسرائے دینگے۔

فوکہ خیل کے گروہ [illegible] درہ خیبر میں ایک افغانی چوکی پر چھاپہ مار اچند سپاہی [illegible] کئے۔ رفلیں لے گئے۔

خوست کے باغی پٹھانوں کی سرکوبی کے لئے سردار نصراللہ خاں عظیم فوج لے کر خود آئے ہیں۔ باغیوں نے فوج امیر کو متواتر شکستیں دیں ان کے کمانڈر کی ناک اور دونوں کان کاٹ ڈالے۔

جنگ طریپولی کی مصالحت کے متعلق سفیران غیر نے باب عالی کو رقعہ پیش کئے منگل کے روز۔

جاصم نے گورنمنٹ عثمانیہ کے وزیر خارجہ نے جواب کے لئے مہلت چاہی ہے کہ سوچ سمجھ کر دیا جائے۔

کہتے ہیں کہ اٹلی کی شرطیں ٹرکی کو منظور نہ ہونگی وہ ایسی حالت میں مصالحت ناپسند کریگی۔

عرب شیخ سنوسی نے سلطان کو لکھا اگر اٹلی سے صلح کرینگے تو خلافت سے خارج کئے جاوینگے۔

چینی گورنمنٹ کو اپنی مالی ضرورتوں کے لئے ۶ کروڑ پونڈ (۹۰ کروڑ روپیہ) قرض لینا ہوگا۔ چار غیر طاقتیں اس قرضہ کی کفیل ہونگی جن کے حقوق کی بابت پیچیدگی درپیش ہے۔ چین نے غیر طاقتوں کی شرائط پر اعتراض کیا ہے نتیجہ یہ کہ تا فیصلہ قرضہ ملنا ممکن نہ ہوگا۔

روس نے اہل منگولیہ سے عظیم قیمتی رعائتیں حاصل کیں کانوں۔ معدنیات کے فوائد بھی شامل ہیں۔

شہنشاہ معظم دہلی میں جس گھوڑے پر سوار تھے وہ انگلستان کے شاہی اصطبل میں رکھا گیا دہلی نام ہوگا۔

بدھ وار کو سورج گرہن برطانیہ اعظم اور براعظم یورپ پر نہایت صفائی سے دیکھا گیا۔

۶۴ برس کے بعد اتنا بڑا گرہن نظر آیا جنوب مشرق کنٹ میں ۹۴ فیصدی سطح سایہ میں تھا۔

خاص لنڈن میں ۹۰ فیصدی سطح آفتاب سیاہ تھا۔ ۱۱ بجے سے ۱½ دن تک رہا۔

مس رگیٹ ہیلی (امریکن لیڈی) جنہوں نے ہوائی جہاز پر سوار ہو کر بحرہ چینل عبور کیا ہے ٹیٹانک نام اعظم امریکن جہاز کی تباہی پر تمام ممالک یورپ میں ماتم کا عالم طاری ہے۔

جہازی تباہی کا ایسا سخت نقصان جان اور مال کا ل منحصر ہے۔

مسافروں اور ملاحوں کی تعداد ۲۳۵۸ تھی۔ صرف ۸۶۸ بچائے گئے۔ باقی سب غرق ہوگئے۔

ڈیڑھ ہزار انسانی جانیں نابود ہیں۔ آہی توبہ۔ ان میں ۸۰۰ مسافر ہیں۔ باقی ملازم ہیں۔

بڑے بڑے جلیل القدر معززین غرق ہوگئے بچائے جانیوالوں میں اکثر عورتیں اور بچے ہیں۔

گورنمنٹ ہوس کلکتہ کی تمام قدیم تاریخی تصویریں دہلی کے گورنمنٹ ہوس میں رکھینگے۔

اخبار کی بہار

کلکتہ کے تین کانسٹبلوں کو جنہوں نے ایک گاڑیبان سے زبردستی دو دو روپئے چھین لئے تھے دو دو سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

گورنمنٹ نے اخبار سولبھہ سماچار کلکتہ کے ۲۵ ہزار پرچوں کی جو خریداری ساڑھے باسٹھ ہزار روپئے سالانہ پر منظور کی تھی اس کا سلسلہ سال رواں کے ساتھ موقوف ہو جائے گا۔

الہ آباد میں آجکل ایک سو بائیس سال کا ایک بڑھا دیکھنے میں آتا ہے۔ اُس کی توانائی اور بینائی ابھی تک اچھی ہے۔ یہ بڈھا پچھلے زمانہ کی عجیب و غریب باتیں بیان کرتا ہے۔

امیر کابل نے اثنائے سفر میں سات ڈاکو پکڑوائے۔ جن میں سے دو کو توپ سے اُڑا دیا گیا۔ اور پانچ کو حوالات میں ڈالکر روزمرہ عقوبت دیجاتی ہے۔ امیر صاحب نے تمام بدمعاشوں کی گرفتاری کے سخت احکام نافذ کئے ہیں۔

پی اینڈ او کمپنی کا جہاز اوشیانہ ایک کشتی سے ٹکرا کر غرق ہو گیا جس میں ۷۶۱۴۰ پونڈ کا اسباب لدا ہوا تھا جو بمبئی کے لئے آ رہا تھا اور ۲۸۰ اہل جہاز کے علاوہ چالیس مسافر اور ایک بچہ سوار تھا۔ جن میں سے ۱۹ ہندوستان آنیوالے تھے۔

امسال آم کی فصل بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور امید ہے کہ باوجود اولے وغیرہ کے بھی اور سالوں سے اچھی رہیگی۔ بہت سے غریب لوگ آم کو اپنی خوراک بناتے ہیں۔ اور کئی ماہ تک اس پر بسر کرتے ہیں پس جس سال آم نہیں ہوتا ہے تب اناج کی زیادہ ضرورت رہتی ہے اور درحقیقت جس برس آم سستا ہوتا ہے تو اس کا اثر اناج کی قیمت پر بھی پڑتا ہے۔

اٹلی کی لڑائی میں خبر آئی ہے کہ اب جلد اٹالین جہاز ٹرکی کے یورپین علاقوں پر چڑھائی کرینگے۔

امیر کابل نے سندھ سے ایک ریل بہار کے بیل منگوائے ہیں۔ جنکو اپنے ملک میں استعمال کرینگے۔ ان کی تعداد دو سو اور قیمت ستر روپیہ فی بیل پڑی تھی

کراچی ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کی نئی عمارت کے لئے جو ۶۰ ہزار روپیہ کی ضرورت تھی وہ روپئے سب جمع ہو گئے ہیں۔

کیلیفورنیا میں ایک طالب علم بنام جارج ہورین چھ فیٹ ۶½ انچہ اونچا کودا۔ آج تک دنیا میں آجکل کوئی نہیں کود سکتا ہے۔

اپریل کی پہلی سے اٹالین فوجوں نے لوہریا اور کیماران بندرگاہ بند کر دئیے ہیں۔ ان بندرگاہوں سے بہت حاجی لوگ آتے جاتے ہیں۔

آسٹریلیا میں سخت طوفان آیا اور ایک سٹیمر بنام کونبانا جس میں پچاس مسافر تھے لاپتہ ہے۔

کلکتہ کے لئے چار مورتیں (statues) تیار ہوئیں لیکن اُن کی کھڑے کرنے کی جگہ تجویز نہیں ہوئی۔ مسر انڈریو فریزر کی مورت نولگ چکی ہے۔ لارڈ کرزن۔ لارڈ کلایو۔ اور لارڈ کچنر کی مورتیں آئی ہوئی ہیں۔ لیکن ان کی کھڑے کرنے کے لئے ابھی تک کوئی جگہ تجویز نہیں ہوئی ہے۔

جرمنی کے دو ہزار سپاہی کیوچان میں موجود تھے اور اب پانچسو زیادہ جا رہے ہیں۔ کیونکہ ابھی ملک میں امن و امان نہیں ہے۔ کہ جگہ جگہ سے مدد کی درخواستیں آتی ہیں اور ہماری قوم اُن کو اپنی مضبوطی رکھنی چاہئے۔ یوآن شی کائی تو قابل اعتبار ہیں۔ لیکن چین کی نئی گورنمنٹ کو روپیہ کی ضرورت ہے اور اگر روپیہ جلد نہ دیا جاوے تو گورنمنٹ ملک کو قابو میں نہیں رکھ سکتی ہے اور یہ بھی کہا کہ جرمنی کا اور سلطنتوں کے ساتھ پورا اتفاق چین کی نسبت ہے۔ لیکن اگر اور لوگ چین کے ملک کے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹنا چاہیں تو اسباب کو جرمنی ہرگز نہ ہونے دیگی۔

پارلیمنٹ میں ہندوستان کے لئے ایک نئے سینیٹری کمشنر کی تقرری کا معاملہ پیش ہے اور امید ہے کہ کوئی جلد بڑے افسر بھیجے جائینگے۔ جن کی صلاح ہندوستان کی گورنمنٹ صحت کے متعلق لیا کریگی۔

ہوس آف لارڈز میں ایک بل پیش ہے۔ جس میں انگریزوں اور جاپانیوں کے درمیان شادی ہونے کے قوانین درج ہیں۔

مونٹ ایلس کی چڑہائی میں دس لوگوں پر برف کا کہر ایسا گرا کہ ان لوگوں کو نیست و نابود کر دیا۔

گذرے ہفتہ تبت اور چین کی فوجوں میں جو لڑائی کی خبر آئی تھی اب اُس کی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ قریباً ایک سو چینی سپاہیوں نے دلائی لامہ کے چار سو سپاہیوں پر حملہ کیا تھا۔ لیکن شکست کھائی اور تیس چینی مجروح ہوئے۔

گیہوں کی فصل امسال قریباً تین کروڑ ایکڑ میں بوئی گئی جو کہ گذرے سال سے ایک لاکھ بارہ ہزار ایکڑ کم ہے لیکن یہ تعداد گذرے پانچ سال کی اوسط سے ½۸ فیصدی زیادہ ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صرف گذرے سال رقبہ بہت زیادہ بڑھ گیا تھا۔ پس امسال بھی اوسط سے کچھ کمی ہے اور ممالک متحدہ میں فصل کو اندیشہ کیڑوں وغیرہ سے ہے۔ کئی ملکوں میں گیہوں امسال زیادہ ہوا اور کئی ملکوں میں کم ہے۔ روس رومانیہ آسٹریلیا یونائیٹڈ سٹیٹ میں اس کی کمی ہے اور ارجنٹینا میں زیادہ ہو پس امید ہو کہ ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۳ء کے ... تک گیہوں مہنگا نہیں ہوویگا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر۳

جب ہم خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کا حال پڑھتے ہیں جن کو اُس نے حواری بنایا تو ہم کو یہ حقیقت صاف نظر آجاتی ہے کہ اُس نے اُن میں اپنی زندگی پھونک دی تھی۔ اُن کی پہلی حالت اور مسیح کے شاگرد ہونے کے بعد کی حالت اور اُس کی رفتہ رفتہ جلائی ہوئی زندگی کے کاموں کی حالت کا مقابلہ کرکے اس امر کا پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ زندگی کے سوتے اور چشمے سے رفتہ رفتہ فیضیاب ہوتے ہوتے کمالیت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جس انجیل میں اُن روکھواتے ایمان اور کمزوریوں کا ذکر ہے۔ اسی میں اُن کی اعلےٰ قسم کی جانفشانیوں اور شہادت وغیرہ کا ذکر بھی پایا جاتا ہے۔ آخر کو ہم دیکھتے ہیں کہ اُن کی حالت اس زندگی کے چشمہ کی برکتوں کے وسیلے سے ایسی سرسبز اور زرخیز ہوگئی کہ اب تک اُن کی زندگی بخش باتوں سے صدہا گنہگاروں کو تازگی بخشی جاتی ہے۔ اُن کی زندگیوں میں جیتے پانی کی ندیاں نکلیں جو اب تک رواں ہیں۔ ان تمام باتوں کا بیان انجیلوں میں پایا جاتا ہے۔ جن سے اکثر ناظرین واقف ہیں۔

اہل کتاب

یہ نام خصوصیت سے مسیحیوں کو قرآن میں دیا گیا ہے۔ جو قرآن کو پڑھتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ نام سینکڑوں جگہ یہودیوں اور عیسائیوں کی نسبت استعمال میں آیا ہے جن کے پاس توریت اور زبور اور صحف انبیا اور انجیل پہلے سے موجود تھی اور قبل از زمانہ محمد صاحب وہ لوگ ان کتابوں کے پیرو تھے۔ اور نہ صرف یہ نام ہی نام آیا ہے۔ مگر اُس کے ساتھ بہت سے مختلف بیانات پائے جاتے ہیں۔ جن میں اہل اسلام کو ان لوگوں کی نسبت کچھ نہ کچھ ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اپنا برتاؤ ان لوگوں کے ساتھ کس طرح سے رکھیں۔ یہ نام ایک بڑی عظمت اور صداقت کو لئے ہوئے ہے جس کا انکار اہل اسلام سے ہو نہیں سکتا۔ مگر ہم کو بڑا افسوس ہے کہ باوجود اس بڑی بھاری اور حیثیت کے جو ان کتابوں کے معتقد لوگوں کو حاصل ہو کہ وہ اہل کتاب کی پدویاں کہو کہ وہ آسمانی الہامی کتابوں کے رکھنے والے مانے جاتے ہوئے لوگوں کی مخالفت کریں اور کلام الٰہی کو جھٹلانے والے ہو کر پھر سچا ہونے کا دعویٰ کریں۔ ہماری دانست میں یا تو اُن کا ایسا کہنا غلط ہے یا اس صحیح کہنے کے بعد وہ خود غلطی میں پڑکر اُس کی تردید کرنے لگے ہیں۔ ان دو حالتوں میں سے ضرور ایک حالت ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ بلا دلیل اہل اسلام اتنے بڑے مخالف بنکر اہل کتاب کو ہلکا اور بے قدر سمجھیں۔ جن کی نسبت اتنی بڑی عزت کا خطاب موجود ہے۔

ایک اور طرفہ ماجرہ دیکھئے کہ جب عیسائیوں کی طرف سے اہل اسلام کو یہ بات یاد دلائی گئی کہ جن کو تم ناحق برا کہتے ہو وہ تو اہل کتاب ہیں تو اب اُنہوں نے عیسائیوں کو اہل کتاب ماننے سے ہی انکار شروع کر دیا۔ چنانچہ اس امر کے متعلق ہماری گفتگو اکثر محمدی صاحبان سے ہوئی ہے جنہوں نے کہا کہ اہل کتاب سے مطلب عیسائی نہیں بلکہ اسلام کے فرقوں سے مطلب ہے۔ جو بالکل غلط خیال ہے۔ کیونکہ اگر ایسا دعوےٰ کیا جاوے تو اُن تمام بیانات کا کیا مطلب ہوگا جو بسا اوقات قرآن میں اہل اسلام اور یہودیوں اور عیسائیوں کے متعلق اس نام کے ساتھ بیان ہوئے ہیں؟ سچ تو یوں ہے کہ اکثر جگہ میں مخاطب اہل کتاب سے مطلب یہود و نصاریٰ ہے نہ کہ اہل اسلام کے دیگر فرقوں سے۔ پس اب جو متعصب مسلمان مطلب چاہیں نکالیں۔ مگر عیاں را چہ بیاں؟

جو لوگ انجیل مقدس کا مطالعہ کرتے ہیں اور اُس کے مطلب کی تہ تک پہونچتے ہیں وہ بخوبی قایل ہیں کہ انجیل کی تعلیمات اعلیٰ درجہ بہ نسبت دیگر کتابوں کی تعلیمات سے افضل ہیں۔ مگر متعصب لوگ اور نکتہ چین اور مخالفت کی روح سے بھرے ہوئے جو انجیل مقدس کی سچائی کی برداشت نہیں کر سکتے۔ اُس کی عمدہ تعلیمات کی بھی مخالفت کرتے اور اس کے معنوں کو نہ سمجھ کر اُلٹی پلٹی باتوں سے اِدھر اُدھر کھینچ تان کر اس تعلیم کی عظمت کو گھٹانا چاہتے ہیں۔ مگر اُن کے ایسا کرنے سے کسی طرح سے انجیل مقدس کی تعلیم میں فرق نہیں آسکتا۔ ہمعصر ریویو آف ریلیجنز مطبوعہ بابت ماہ مارچ ۱۹۱۳ء میں "اسلام میں عورت کیا حیثیت رکھتی ہے"۔ ایک عنوان کے نیچے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی تعلیم پر ناحق کے اعتراض پیش کرتے ہوئے ایک عنوان "یسوع مسیح کا نمونہ" درج کرتا ہے جس میں وہ ناحق کی خامہ فرسائی کرکے یسوع مسیح کے مجبور بننے اور اُس کی پاک تعلیم پر فضول اعتراضات گھڑتا ہے۔ جو کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ تعجب تو یہ ہے کہ مضمون تو کیا ہے اور اعتراضات کیا گھڑے جاتے ہیں! اس میگزین کا شروع ہی سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ ہر ایک مضمون میں قصداً دین عیسوی کی مخالفت پر آمادہ ہو کر بے جا حملہ کرنا اس کا شیوہ ہے۔ خواہ مضمون کچھ ہی کیوں نہ ہو سیدھی اور صاف باتوں میں بھی اعتراض اٹھانے ہمعصر کو پسند آتے ہیں۔ جو عورت کی حیثیت اسلام میں ہے وہ صاف ظاہر ہے پر جس طرز کو ہمعصر کام میں لاتا ہے وہ از حد مبالغہ آمیز ہے۔ اگر فرصت ہوئی تو ہم اس مضمون پر ایک آرٹیکل لکھینگے اور بتلا دینگے کہ اسلامی تعلیم عورت کو کس حیثیت میں رکھتی ہے۔ اور ہمعصر

ناحق پبلک کو مبالغہ میں ڈالنا چاہتا اور حقیقت کو چھپاتا ہے ہم قرآن سے اور موجودہ حالت سے اس کا ثبوت دینگے۔

وقت آگیا ہے کہ ہمارے دیسی مسیحی اپنا تمام زور اور طاقت مفید پیشوں اور تجارتوں کے سیکھنے میں لگا دیں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو وہ دوسری اقوام کے مقابلہ میں پیچھے رہ کر بالکل بے کار اور نادار ہو جاوینگے۔ اور قومیت کے سوال کے اعتبار سے وہ کسی گنتی میں نہ رہینگے۔

ہمعصر مخزن "مسیحی عورتوں اور بچوں کے لئے کام" کے عنوان سے ذیل کا نوٹ ماہ اپریل کے ایشو میں درج کرتا ہے کہ "بہتیرے خاندانوں میں مسیحی ماؤں کو اور بچیوں کو قریب قریب کچھ کام نہیں ہے۔ ماؤں کو کھانا پکانے کے بعد اکثر فرصت ہے اور بچے جو کچھ سیانے ہو گئے ہیں تھوڑی دیر پڑھنے کے بعد اپنا سارا وقت کو سچانہ یا گپ شپ میں کھوتے ہیں۔ بہتر ہے کہ گھر کی عورتیں اور بچے خانگی آمدنی کی صورت نکالیں نیز گھر کے مالکوں کی کم تنخواہ کی وجہ سے تکلیف رہتی ہے اور نیز آڑے وقت کیلئے کچھ بھی پس انداز نہیں ہوتا ہے۔ اخبار بمبئی گارڈین چند ماہ سے اعلےٰ مضامین اسی باب میں شائع کر رہا ہے۔ اور ۱۰ فروری کے پرچہ میں چند کام پیش کرتا ہے۔ جو مسیحی خاندانوں میں بلا وقت اور کم خرچ کے ساتھ کئے جا سکتے ہیں مثلاً کنگھی۔ بٹن اور ڈبیا بنانا۔ آجکل پنکھوں کی حاجت ہے۔ پس پنکھے کھجور اور بانس یا کسی چیز کے پنکھے چاروں طرف رنگ برنگ کی جھالر لگے ہوئے بہت پسند ہو سکتے ہیں۔ ورکھلیا ٹوپی۔ بچوں کے کرتے اور دیسی عورتوں کی کرتیاں وغیرہ قابل قدر چیزیں ہیں۔" ....

"وقت کو فضول کھونے سے کسی کام میں لگے رہنا اور کچھ پیدا کرنا عقلمندی اور آرام کی بات ہے۔"

خدا کے کلام اور انسان کے کلام کے سمجھنے کے لئے عقل درکار ہے۔ ورنہ عقل کا پھیر ضرور لگ جاتا ہے۔ انجیل مقدس میں صاف طور سے اس پر لوگوں کو آگاہ کرتی ہے کہ خدا کی باتیں سمجھنے کے لئے روح کی ہدایت ضرور چاہئے۔ کیونکہ روحانی باتوں کی سمجھ کے لئے روحانی دانائی اور روحانی عقل کی اشد ضرورت ہے اور وہ صرف خدا کی بخشش ہے جو وہ خود اپنے ایماندار دل کو دیتا ہے مگر جو اُس کے کلام ہی کے منکر ہیں اور سلامتی کے شہزادے کے مخالف ہیں وہ کس طرح سے خدا کے روحانی کلام کو سمجھ سکتے ہیں۔ ہم بار بار اپنے ہمعصر بدر قادیان کو سمجھا چکے ہیں۔ مگر وہ بار بار عقل کے پھیر میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ بدر مطبوعہ ۲۸ مارچ میں "وہ کس کی عقل میں پھیر ہے" کے عنوان سے ایک نوٹ درج کرتے ہیں۔ جس میں وہ ہمارے ایک نوٹ پر تحریر کرتے ہوئے ہمارے خداوند مسیح کے خود پیش کردہ دو حالتوں کے متعلق نہ سمجھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اگر ہم یسوع مسیح کی اُس تصویر کو دیکھیں جو موجودہ یسوعی پیش کرتے ہیں اور موجودہ اناجیل نے بنائی ہے تو دعوے تو خدائی کا ہے مگر افعال و اعمال معمولی اخلاق سے بھی گرے ہوئے اور کمزور ہیں"۔ ہم ہمعصر سے پوچھتے ہیں کہ وہ گرے ہوئے اخلاق کیا ہیں؟ جو کمزوریاں آپ نے بیان کیں تھیں اُن کو ہی تو ہم خوبیاں ظاہر کرتے ہیں (دیکھئے ہمارا نوٹ) جن پر آپ کا خیال ہی نہیں جمتا۔ مگر گرے ہوئے اخلاق معلوم نہیں کون سے آپ نے ثابت کئے تھے۔ ذرا آپ اپنی تحریر کا ملاحظہ فرماویں۔ ہم کو تعجب تو یہ آتا ہے کہ رد و افترا کس نے لکھا۔ ریویو کس نے کیا اور ناحق بار بار آنجناب ناحق کی باتیں تحریر کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔

ایک اور بات میں آپ کو عقل کا پھیر لگا ہے۔ آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ "یورپ کی خیرات سے مشن کمپونڈ کو مفت خوروں سے بھر لینا آسان ہے" آپ کو اتنا علم نہیں ہے کہ ہمارا تعلق یورپ سے بالکل نہیں ہے۔ ہم تو امریکن مشن والے ہیں۔ آپ کی عقل کہاں کہاں چکر کھا رہی ہے۔

مسیحی لکچروں کا اعلان

ناظرین اشتہار ہٰذا کی خدمت میں التماس ہے کہ ۲۴ ماہ اپریل ۱۹۱۲ء سے فورمن کرسچن کالج ہال میں ½ ۷ بجے شام سے ½ ۹ بجے تک مسیحی لکچروں کا سلسلہ شروع ہوگا اور یکم مئی تک جاری رہیگا۔ فورمن چیپل بیرون لوہاری دروازہ میں ۲۵ اپریل تا یکم مئی تک ہر روز شام کے ۴ سے ۶ بجے تک گذشتہ شام کے مضمون پر بحث ہوا کرے گی۔ سائل و مجیب کو ۵ یا ۱۰ منٹ تک تقریر کا موقعہ دیا جائیگا۔ لہٰذا امید ہے کہ ہمارے ہندو و مسلمان بھائی تاریخ و وقت مقررہ پر تشریف فرما ہو کر اپنے تبادلہ خیالات سے فائدہ اُٹھاوینگے۔ جو اصحاب لکچر فرماویں گے اُن کے نام نامی و اسمائے گرامی معہ تفصیل مضامین مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ۲۴ اپریل ۱۹۱۲ء۔ پادری بی بی رائے از سہارنپور
مضمون:- تجسم کی تعلیم کے متعلق گیتا اور انجیل کا مقابلہ۔

(۲) ۲۵ اپریل ۱۹۱۲ء۔ پادری ایچ گورکلناتھ از پھلور۔
مضمون:- آریہ سماج کے چند اصولوں پر بحث۔

(۳) ۲۶ اپریل ۱۹۱۲ء۔ پادری جے علی بخش از گوجرہ
مضمون:- گناہ

(۴) ۲۷ اپریل ۱۹۱۲ء۔ پادری جے واعظ لال از دہلی۔
مضمون:- مسیح کی موت۔

(۵) ۲۸ اپریل ۱۹۱۲ء۔ پادری جوالا سنگھ از مظفرپور
مضمون:- نجات صرف مسیح سے ہے۔

(۶) ۲۹ اپریل ۱۹۱۲ء لارڈ بشپ لاہور۔
مضمون:- روح القدس۔

(۷) ۳۰ اپریل ۱۹۱۲ء۔ پادری غلام مسیح از شرقپور۔
مضمون:- بائبل خدا کا کلام ہے۔

(۸) یکم مئی ۱۹۱۲ء۔ پادری احمد شاہ شائق از جبلپور۔
مضمون:- مسیحی اعتقاد۔

المشتہر:- پادری طالب الدین پریذیڈنٹ یونین آف پبلک لکچر کمیٹی لاہور

اقتباس

دیر سے نقصان

ایک امیر آدمی نے اپنے باغ کے مالی کو تاکیداً حکم دیا کہ وہ ایک درخت کو جو اُس کا پیارا اور قیمتی تھا کسی چیز سے سہارا دے اگر ٹوٹا کرے۔ لیکن اُس باغبان نے غفلت سے دیر کرتے کرتے یہاں تک اس کام میں دیر کی کہ آجکل کرتے کرتے عرصہ گزر گیا اور ایک روز اتفاقاً سخت آندھی آگئی اور وہ درخت جڑ سے اُکھڑ کر گر پڑا تب وہ امیر آدمی اس مالی پر بہت خفا ہوا اور اس کو سمجھانے لگا کہ دیر کرنا کیسا بڑا کام ہے۔ اور جو لوگ اپنے ضروری کاموں میں دیر کرتے ہیں وہ نقصان اُٹھاتے ہیں اور اس نے اس موقعہ پر اُن لوگوں کے خطرے کو بیان کیا جو دین کے معاملے میں آجکل کرکے دیر لگاتے ہیں اور جلد توبہ کرکے ایمان نہیں لاتے اور آخرکار موت کی سخت آندھی کا جھونکا اُنکو اچانک لے جاتا ہے۔ اور وہ اس جہان سے چل بستے ہیں اور ان کا اس طرح سے دیر کرنا کیسا خوفناک ٹھہرتا ہے۔

وہائیٹ کراس

ضرورت

۲ ۲

ایک ہندوستانی مسیحی جو کہ جوتی اور زین سازی کا کام جانتا ہے نوکری کی تلاش میں ہے۔ اس کے پاس عمدہ سرٹیفکیٹ ہیں جنگلاتی خدمت منظور ہو بنام ظہیر الحق اے۔ پی مشن فیروزپور معرفت ای۔ آر ریلوے کو لکھیں۔

مفید کہانی

بچوں کے لئے

نمبر ۱۴

ایک مالدار میم صاحبہ کے پاس دو خادمہ ملازم تھیں اور وہ ان کو ہر روز علے الصبح اپنے گھر کے مرغے کے بانگ دینے پر جگایا کرتی تھی وہ دونوں خادمہ کچھ سست تھیں اور نہ چاہتی تھیں کہ اُن کی صبح کی میٹھی نیند اس طرح سے مخل کی جاوے۔ اس لئے اُنہوں نے دق ہو کر ایک روز اس بانگ دینے والے مرغے کو مار ڈالا۔ اس خیال سے کہ جب وہ بانگ نہ دیگا تو وہ میم صاحبہ بہت جلد نہ اُٹھایا کریگی۔ اور اُن کو دیر تک سونے کا وقت ملیگا۔ پر جب وہ بانگی مرغا مر گیا اور چونکہ وہ میم صاحبہ کچھ عمر رسیدہ تھی اب وہ بانگ نہ سُن کر پہلے سے بھی بہت جلد اُٹھ کر اُن کو جگایا کرتی۔ حتّٰی کہ کبھی کبھی اُن کو آدھی رات کو جگا دیتی۔ بقول انگریزی شاعر۔

In warding off a trifling ill
Some have to suffer greater still.

رائے لال چند بہادر خلد آشیاں کی یادگار ڈی۔ اے دی کالج لاہور کے متعلق بصرف ۵ ہزار قایم کرینگے۔ یہ یادگار ایک سنسکرت اور ہندی لائبریری کی صورت میں ہوگی۔ ۵۰۰۰ روپیہ جمع کیا گیا ہے۔

ہندوستان میں ۱۴۸ ہسپتال شفاخانے ہیں ۴۷۸ سند یافتہ ڈاکٹر ہیں ان میں ۱۷۱ پرائیویٹ پیشہ ہیں

مراسلات

پروفیسر رامدیو کا اپنا نزالا حسن ظن

اور

ہمارے نزدیک پوست بر پوست بھول بھلیاں

۱۲ اپریل کے پرکاش نے گوروکل نمبر میں پروفیسر رامدیو جی کا لکچر شائع ہوا ہے۔ جس کو پڑھکر دوران مہاشے کی دیانتداری سفیدی کی جھلک نوروں پر ہے۔ ملک ہند کے نوجوان تعلیم پاکر جھوٹ صریح کا زنہ نہ کریں تو کیسا شوک پرگٹ ہوتا ہے۔ غلط فہمی کے موجدوں سے بہتر ہے کہ بغیر تعلیم کے خاک صاف اور سادہ رہے۔ ڈگریاں حاصل کرکے بلا سوچے سمجھے جو دل میں آتا ہے منہ سے نکالدیتے ہیں شاید ان کو یہ گمان ہوتا ہے۔ کہ کچھ لوگ تو ہماری زبان کی تعریف کر ہی دینگے۔ مگر یہ ذرا خیال نہیں کرتے کہ ہم اُس پرماتما کے حضور بڑے گناہ کے مرتکب ہونگے جو اُس کی مخلوق کو بغیر استیارتھ سبق دیتے ہیں لہٰذا جب وہ سماج کی سٹیج پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو ان کا دھرم نہیں ستناپ اپنے گھار بند سے نکالے چلے جاتے ہیں گویا سامعین کو اُجڑو بجھڑو۔ ڈھچر و سے گھر بوا کرنا کافی سمجھتے ہیں۔

صاحب ممدوح لکچر دوارہ ظاہر کرتے ہیں کہ تمام مت ویدک دھرم (ستیارتھ پرکاش) سے نکلے ہیں جس کو ہر ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ ستیارتھ پرکاش عیسائی مذہب کی تعلیم کا خاکہ ہے۔ جس کو سوامی جی مہاراج نے ہندوؤں کے لئے کھینچا ہے۔ اور یورپ اک مت کے لئے کیمیائی اثر رکھتا ہے اور شیخ چلّی کی اتفاقی رو کا پٹیکل معیار ہے۔

جناب کا حسن ظن" پراچین عیسائی دہرم تجا ویدک دہرم سے نکلا ہے" کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مگر ان مسیح متیعیوں میں سمجھتے ہیں" مت سمجھو کہ میں دہرم کا ناش کرنے آیا ہوں میں تو پراچین دہرم کو ستھاپت کرنے آیا ہوں"۔ پروفیسر صاحب جی جگت کی آنکھوں میں دہول ڈالنا اچھا نہیں۔ خداوند کا اشارہ عبرانی کتب ویدوں کی طرف نہ تھا بلکہ پرانے عہدنامے یا نبیوں کی کتابوں سے مراد تھی۔

مہاشئے لکچروں میں ایڑیوں تک زور لگائیں سوائے ستیارتھ پرکاش کے اور وید کی تعلیم کبھی بھی دنیا کے سامنے پیش نہیں کرسکینگے۔ دوسروں کی خوبیاں گرہن کرنا آپ کو گویا پورا اختیار ہے۔ پروفیسر صاحب جی شروع میں کلام کے مرد خداوند یسوع مسیح کی ہدایت ہے آپ خداوند یسوع مسیح کو سرجھکایئے جو سب قوموں اور دیانندی مہاشوں اور گورو کلوں کا سردار ہے جس نے اپنے پادری فورمن کے ذریعہ لاہور میں کالج اور سکول کھولکر لکچر دینے کی توفیق دی کیا یہ سچ نہیں؟

پروفیسر صاحب جی خداوند یسوع مسیح کے ساتھ کوئی بے انصافی نہیں کی جاتی۔ جب خداوند یسوع مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کو خدا کے نام دینے سے پرماتما کی تعریف کی جاتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی خاطر سب امن اور تعلیم گاہیں اور گورو کل چل رہے ہیں۔ اور یسوع مسیح کا مطلب ہم سب پر ہے۔ خدا اور خدا کا بیٹا ہونے سے ہم سب کو امرت پتر کہا اور دوسروں کو دا کش اور شودر بنانے سے ہم کو منع کیا اور سب عداوتیں دور کیں۔ جیسے خدا نیک و بد دونوں پر سورج چمکاتا ہے۔ بیٹا بھی باپ کی مانند سب کو دنیا کا نور بناتا ہے۔ پروفیسر ہو کر اگر سمجھے تو کیا سمجھے؟

پروفیسر صاحب جی! تثلیث سے دنیا قائم ہے۔ ایک میں تین تین میں ایک کا مسئلہ مضبوط اور محکم ہوگیا ہے۔ کیا اس شانتی کے راج کو دیکھتے ہوئے بھی تثلیث کا یقین نہیں؟ کیا رعم اور پانڈوں کی نمونی کی نمیاں بھول نہیں جاتی ہیں؟ کیا وہ زمانہ اور کجا یہ امن کے شاہزادے کا راج۔ افسوس دنیا کی آنکھ میں انصاف نہیں رہا جو انصاف نہیں کرتے ہیں۔ مہاشئے جی آپ بھی تھے اور آپ کا ڈیرا بھی تھا۔ مگر جب تک آپ گورو کل کے پروفیسر نہ بنے پنجابی مہاشوں میں آپ کی کوئی وقعت نہ تھی۔ ایسا ہی خداوند یسوع مسیح سے پہلے خدا باپ جانا نہ گیا۔ آپ کو تثلیث کے اڑائے جانے کا خواب آیا ہوگا۔

خداوند یسوع مسیح آواگون کے قائل ہوتے تو سوروں کا غول کیوں کراڑے سے جھیل میں گرتا۔ خداوند یسوع مسیح انسانوں کی نجات کے لئے آئے تھے۔ کتوں سوروں کو بھی انکو کی نجات کے قائل نہ تھے۔ نہ پراچین عیسائی دھرم ستیارتھ پرکاش کے دہرم سے نکلا ہے۔ بلکہ آواگون کا موجودہ مسئلہ ویدک دھرم نے بودھ دہرم سے لیا ہے۔ لہذا بودھ دھرم بھی بقول آپ کے ویدک دہرم سے نہیں نکلا۔ آواگون کا خیال انسانی غارت گری اور تباہی کی بنیاد ہے جس قوم نے آواگون کو مانا اُس کی ہستی صحرائے اعظم افریقہ کی طرف جاتی ہے۔ نہ کہ دنیا کے مرکز لنڈن کی طرف۔ آواگون کے ماننے والے موت کا مزا چکھتے ہیں۔ ابدی زندگی والے راحت ابدی کے وارث بنتے ہیں۔ بات رہ جو گئی ہو سمجھو تھہ کی وقعت ہی کیا ہے۔ خدا نیک دل منصف مزاج بندوں کے ساتھ ہو۔ آمین۔ موہن چند مسیحی از لاہور۔

سری حضور مہاراجہ صاحب نابھہ اپنے والد مکرم کی یادگار میں لڑکوں و لڑکیوں کے مدرس جاری کرینگے

حضور آغا خاں آل انڈیا مسلم لیگ کی پریسیڈنسی سے مستعفی ہوگئے غالباً دل برداشتہ ہیں۔

انتقال پر ملال

ہائے ہائے۔ کیا ہونے والا ہے۔ کیا قوم کا چراغ سحری گُل ہونیوالا ہے۔ افسوس صد افسوس کہ سال گذشتہ و رواں میں بہت سے لائق و فائق اس جہان فانی سے جہان جاودانی کو کوچ فرماگئے۔ کہ جن کی فرقت کے غم سے قوم نے ابھی چھٹکارہ نہیں پایا تھا کہ یکایک ایک اندوہناک سیلاب غربی نہر کے سمیوں پر آن پڑا یعنی ایک فاضل عالم قوم کا اعلے لیڈر پادری سمنٹ راؤ کرمرکر صاحب اپنی ۵۰ سالہ زندگی میں پے درپے اس دنیا کے سرور سے مقابلہ کرکے آخر کار فتح ونصرت کا علم اُٹھاکر دوم ماہ رواں بروز سہ شنبہ بوقت ایک بجے دن کے اپنے آقائے نامدار کی خدمت میں جا پہونچے۔

آپ ایک شریف النسب خاندان سے تھے۔ اور جو خدمتیں آپ نے اپنے مشن کے لئے کیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ باوجودیکہ اس پر اپنے فرائض منصبی کا ایک بڑا بھار تھا تو بھی وہ سب کچھ انجام فرماکر اپنے متبرک وقت کو اور بھی بہت سے کاموں میں صرف کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کئی سوسائیٹیوں کے پریذیڈنٹ اور وائس پریذیڈنٹ اور گشتا اخبار کے اڈیٹر بھی تھے۔ آپ مشن ورک کو ایک عجیب حسن انتظام سے انجام فرمایا کرتے تھے۔ کہ جس کی نظیر فی زمانہ ملنا محال ہے۔ خاص کر طلباؤں کے درمیان عرصہ چھ سال سے آپ نے بمبئی میں چرنی روڈ پر ایک شامیانہ استادہ کیا اور اُس کے اندر آپ لکچر دیا کرتے تھے۔ آپ کے لکچر مذہبی پیرایہ میں ہوتے تھے۔ اور مسیحی بشارت کو ایسے عالمانہ طریق سے پیش کیا کرتے تھے۔ کہ سامعین کو اعتراض کا موقعہ کم ملتا تھا اور آپ کی پر معنی تقریر سے سننے والوں کے دلوں پر تیر ہدف کا کام کرتی ہے۔ جس کا ثبوت

یہ ہے کہ بہت سے پارسی و برہمن طلبا آپ کے دلدادہ و شیدا ہو گئے تھے۔

آپ کا جاپان جانا ہم دیسی مسیحیوں کے لئے نہایت مفید ٹھہرا اور جو تقریر جاپان کے سفر پر دیا کرتے تھے وہ دلچسپی سے خالی نہ رہی۔ الغرض ان کے مفید و مصلحت بخش کاموں کا کہاں تک تذکرہ کیا جاوے۔ پس ہماری مناجات یہی ہو کہ اے خدا اُن کی مانند کسی دوسرے شخص کو کھڑا کر تاکہ تیرے نام کی عظمت اور بزرگی ہو۔ اب خداوند ان کی اہلیہ ڈاکٹر گردبائی و اُن کی ہمشیر مس ٹربک کو اس امید پر صبر عظیم بخشے کہ وے پھر ان کو اس عظیم الشان سلطنت میں لاکھوں لاکھ فرشتوں کی جھرمٹ میں دیکھینگے۔

راقم ایس سی سی۔ ایم۔ ایس لوکل پریچر۔
حیدرآباد دکن۔

چٹھی کا سرنامہ

آج دن کے ۱۰ بجے میں ایک اپنے کسی دوست کو ڈاک میں خط ڈالنے کو گیا۔ اس خط کے سرنامہ کو بار بار دیکھتا تھا کہ کہیں سرنامہ غلط نہ لکھا گیا ہو۔ جب خط کو ڈاک میں ڈال کر گھر واپس آیا تو یہ خیال میرے دامنگیر ہوا کہ ہماری زندگیوں کے سرنامہ صاف اور درست ہونے چاہئیں۔ ورنہ ہماری زندگی ڈیڈ سوس یعنے دوزخ میں ڈالی جائیگی دنیا کی طرف نظر دوڑائی تو رنگا رنگ کے شغلوں میں مست نظر آئی۔ کوئی تو دولت کی دھن میں ہے اور دن رات اس کے کمانے کی فکر میں لگا ہے کہ دوسرا مجھ سے بڑھ نہ جائے اور ولایت کا کارنگی صاحب میں ہی کہلاؤں۔ کوئی علم کی تحصیل میں کوشش کر رہا ہو کہ ایل ایل ڈی کی ڈگری حاصل کروں کوئی حکمت کی تلاش میں ہے کہ ثانی افلاطون بن بیٹھوں یہ تو دولت علم اور حکمت کے مستانوں کا حال ہے اب دوسری قسم کے مستانوں کا حال سنئے جن کو نہ خدا کا ڈر نہ عاقبت کا خوف دنیا کی مٹھاس کے لالچ میں آ کر مکھی کی طرح ریوڑیوں کے پھیر میں آ گئے ہیں۔ ایک کہتا ہے یہ جگ میٹھا اگلا کن ڈیٹھا۔ دوسرا کہتا ہے اب تو مزے کرتے ہیں عاقبت کی خدا جانے۔ تیسرا ان گورت سے لیوں سناتا ہے۔ حق پرایا نانکا بورسی بہیں دا دودھ۔ کھاد پیو وچ کرد کاٹیاں ہووے سدھ۔ اب تیسری قسم کے وہ مستانے ہیں جو خدا کے مستانے کہلاتے ہیں اور وہ تین طرح کے ہیں پہلے محمدی دوسرے دیانندی تیسرے گوبندی اور چوتھے عیسائی تین فرقے کے لوگ اپنی نیکی روزہ نماز سندھیا جپ دان اشنان پر بھروسہ رکھتے ہیں لیکن چوتھے فرقے کے صرف مسیح کے کفارہ پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ اے پیارو اپنی نیکی پر بھروسہ کرنیوالو یاد رکھو کہ آپکی زندگی کا سرنامہ صاف اور درست نہیں ہے جوانوں سے میں سوال کرتا ہوں کہ تم نے ۲۰-۲۵ برس کی عمر میں کیا نیکی کمائی ہو۔ بوڑھوں سے مخاطب ہوتا ہوں ۴۰-۵۰ برس کی جو تمہاری عمر ہے آپکے پلے میں کیا نیکی ہے جسکے بدلہ میں آپ بہشت کو لینا چاہتے ہو۔ پھر اپنے مضمونکو ختم کرتے ہوئے۔ اشنان کرنیوالوں سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا اشنان کرنے سے تمہارا من پوتر ہو گیا کیا آپ پر یہ بات صادق نہیں آتی۔ تیرتھ چلے نہانے من کھوٹا دل چور۔ باہروں دھوتی تو مٹی اندروں کوڑ کروڑ۔ اے خدا کے مستانوں مستانے تو تم ضرور ہو اور تم کو ہونا چاہئے پر جبتک تمہاری زندگی پر مسیح کے کفارہ کا سرنامہ نہ ہو تم بہشت میں نہیں پہنچ سکتے بلکہ ڈیڈ سوس یعنے دوزخ میں رہ جاؤگے۔

آپکا خیرخواہ ۔ ا۔ جیون خاں۔ کپور تھلہ ریاست

ریویو

میرے پاس ایک کتاب "مرقع پنجاب" ہے جس کو لالہ تاراچند صاحب وکیل بیکانیر مقیم بہاولپور نے بطرز ناول مرتب کیا ہے بغرض ریویو پہنچی۔ اس میں پنجاب کی سکھ سلطنت کے زوال کے حالات مکمل درج ہیں اتفاق کے فوائد اور نفاق کی برائیاں بھی عمدہ پیرایہ میں ظاہر کی گئی ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ جو شخص پنجاب کی سکھ سلطنت کے زوال کے حالات پورے طور سے دیکھنا چاہے وہ ضرور اس کو خریدے۔ قیمت درج ۱۲؍ ہے مگر کم ہوگی۔ لالہ صاحب موصوف و امپیریل بک ڈپو دہلی سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ (نامہ نگار)

مقام ہربٹ موزنمو کے پوسٹ ماسٹر نے حکم جاری کیا ہے کہ کوئی نوجوان لڑکی اپنے والدین کی اجازت کے بغیر ڈاکخانہ میں خط نہ ڈال سکیگی۔

رپورٹ انجمن مستورات لودیانہ

تیسری چوتھی اپریل سہارنپور میں مستورات کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا اور رپورٹ ہر شخص کی سنی گئی۔ اس سال کا کل روپیہ اور پچھلے سال کا باقی ملا کے کچھ کم ۳۰۰ روپیہ ہوا اس پر بات چیت ہوئی کہ کس طرح خرچ ہو۔ ۵۰ روپیہ مسٹر سرکار ۵۰ روپیہ این۔ ایم۔ ایس کی ڈسپنسری کے لئے بائبل عورت رکھی جائے آٹھ روپیہ ماہوار انبالہ سٹی کٹیہ سی ہال کے کام کے لئے ایک عورت مقرر ہوئی۔ باقی روپیہ جمع رہے جہاں ضرورت معلوم ہو خرچ کیا جائے ۱۲ روپیہ شکرگذاری کا چندہ این۔ ایم۔ ایس کے ایک میلے کے لئے دیا گیا۔ درخواست کے ساتھ رپورٹ سالانہ جلسے کی چھاپی جائے۔ ضابطے میں بھی کچھ تبدیلی ہوئی وہ بھی نیا چھاپا جائے۔ ہر ایک سال کے بعد ۱۰ شاخیں فی الحال کھولی ہوئی ہیں۔ ہر شاخ میں انجمن بھی قایم ہے۔ اب یہ تجویز ہے کہ دیہات میں جہاں جگہ عیسائی ہیں ۱۰ اس انجمن کی شاخ کھولی جائے۔ ۱۱ اور جگہ کے نام بتائے گئے جو رپورٹ میں ہونگے۔ اور بہنیں مقرر کی گئی کہ وہاں جا کے ضرور کسی طرح جیسا مناسب ہو انجمن کو قایم کریں۔ چار اخبار جو مشہور ہیں ان میں اس انجمن کے کام کو درج کر دیا پھر چین کے مسٹر روڈ نے ایک میلے کا ذکر کیا جس میں وہ گیا تھا اور وہاں عورتیں بہت تھیں یعنی گنگوہ۔ اس نے ذکر کیا کہ عورتوں کے لئے بہت ضرورت ہے کہ سکھائی جاویں۔ ان میں بت پرستی اور طمع وغیرہ بہت ہوتا ہے ان کی مرید عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ کوئی سکھاوے آدمیوں کو تو ہم لوگ سکھاتے ہیں۔ عورتوں کے لئے اس انجمن کو ذمہ لینا چاہئے یا تو پیسے یا اور کسی طرح سے کہ وہ سکھیں۔ یہ بھی کہا کہ ہماری مسیحی عورتیں شرم اور پردہ کو اٹھائیں۔ اپنی بہنوں کو آگے بڑھاویں کہیں پادری سمویل جیسا ایک میلے میں گیا۔ لاہور کے علاقے میں ایک بڑا بھاری میلہ ہوا جہاں کہ بہت عیسائی ہیں۔ ان غریب عیسائیوں نے اپنے خرچ سے اس میلے کو رونق دی اپنی طرف سے سب کھانے کا خرچ کیا۔ اور لاہور سے بہت لوگوں کو دعوت دی۔ اس میلے میں عورتیں اور بچے بہت تھے۔ جو خدا کی تعریف کرتے اور بہت خوش تھے۔ یہ میلہ ان غریب مال بہن بھائیوں کے لئے بہت مفید ہوا اور اس وقت سے یہ رائے ٹھہری کہ دیہاتی مسیحیوں کے لئے ایک ایسا میلہ ہوا کرے جس سے اُن کی خوشی بڑھے۔ اور وے لوگ ترقی کریں جیسا کہ جیروس سردار کی لڑکی کو خداوند مسیح نے زندگی بخشی پھر اُس کے ماں باپ کو کہا کہ اس کو کھانے کو دو اسی طرح زندگی بخشنا خداوند مسیح کا کام ہے اور کھانے کو دینا اُس کے شاگردوں کا کام ہے۔ وہ تو آپ ہی سب کچھ کر سکتا ہے۔ پر اس نے یہ کام ہم مسیحیوں کو دیا کہ ہم کرد سینزری کی عورتوں نے بہت جوش کے ساتھ ڈھولک اور باجا بجا کے بھجن گائے اور جلسے کو رونق دی سہارنپور کی بہنوں نے جب مہمانوں کو بانٹ لیا اپنے گھروں میں اور بڑی کوشش کے ساتھ مہمانداری کی اور سبھوں کو آرام رکھا کسی طرح کی تکلیف نہ ہوئی۔ رائے پیش ہوئی کہ آنے والے سال مویرہ وون میں سالانہ جلسہ ہووے منظوری ہوئی۔ رائے پیش ہوئی کہ مارچ کی تیسری بدھ یہ سالانہ جلسہ ہوا کرے منظور ہوئی۔ افسروں کی تبدیلی سالانہ جلسے سے ایک مہینہ پہلے ہوا کرے اور وہی عہدیدار پھر سال بھر قایم رہیں۔

چین کے بارے میں درس پڑھ کے سنایا گیا مس ائلی نے یہاں سے بھیجا تھا تیار کر کے۔ بہت دلچسپ باتیں تھیں مسٹر رائے نے بتایا کہ مردم شماری سے معلوم ہوا جو ابھی ہوئی کہ عیسائیوں کا شمار بہت بڑھ گیا ہے۔ کوئی نیا کام اگلے سال شروع نہیں کیا گیا امید ہے کہ شروع ہوگا سب ڈلیگیٹس کی تصویر اتاری گئی۔ ایک ساتھ پھر سب کی اکٹھی اتاری گئی۔ مس جونس نے یہ کام بھی کیا اور انجمن میں بھی بڑی مدد دی۔ بارہ روپیہ سال یعنی ایک روپیہ مہینہ موگہ کے لئے دیا گیا۔ گاڑی کے واسطے مس گارڈن کو دیا گیا۔

راقمہ سیکریٹری انجمن مستورات لودیانہ

جلسہ المنائی ایسوسی ایشن

سہارنپور سیمنری

گزشتہ سے پیوستہ

شخصی رنجشیں اس خاندان کو بہت نقصان پہنچاتی ہیں اور خدا باپ کو غصہ اور رنج دلاتی ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ آسمان پر ایک بہت بڑا خاندان جمع ہو رہا ہے۔ جس کی نقل خدا نے اس دنیا میں قایم کی۔ جس کو ہم مسیحی خاندان کہتے ہیں۔ خدا کی مرضی یہ ہے کہ اس کے بیٹے اور بیٹیاں باپ کے ساتھ رہیں آسمان میں پوری یگانگت ہوگی۔ وہاں پھوٹ کا نام بھی نہ ہوگا۔ اسلئے خدا اپنے خاندان کے ان سنزا کاروں کو جو اب تک دنیا میں ہیں۔ اس دنیاوی مسیحی خاندان میں شامل کر کے وہاں کے لئے تیار کرنا چاہتا ہے۔ خدا کی پوری خواہش ہے کہ اس کے فرزندوں میں آسمانی صفات یہاں اسی دنیا میں پیدا ہو دیں۔ تاکہ ہم کو وہاں کوئی دقت نہ ہووے اور جب ہم یہاں اس خاندان کے کسی بھائی سے دشمنی اور رنج رکھتے تو اس سے ثابت کرتے ہیں کہ ہم اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتے۔ پس اس طبیعت کے لوگ آسمانی خاندان سے باہر کئے جائینگے۔ اور وے پھوٹ کے باپ کے ساتھ جہنم میں رکھے جائینگے۔ جو انکی طبیعت کے موافق ہے۔ خدا تو صلح کا بانی ہے۔ سو وہ اپنے فرزندوں میں پھوٹ اور دشمنی کو دیکھ نہیں سکتا۔ دیکھو کیا خوب اور سہانی بات ہے کہ بھائی ایک ساتھ

بودوباش کریں"۔ زبور ۱:۱۳۳

اس خاندان کا ابتدائی جز جو پینتیکوست کے بعد پیدا ہوا اُس میں بڑی یگانگت تھی اور وہ سچ مچ ایک روحانی خاندان کی طرح رہتے تھے۔ چنانچہ اعمال ۴: ۳۲ میں لکھا ہے کہ:۔ "اور ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہ کہا بلکہ اُن کی سب چیزیں مشترک تھیں"۔ اُن کی یک دلی ہی سے وہ کلیسیا بہت جلد بڑھی اور مضبوط ہوئی۔ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ یگانگت ترقی اور مضبوطی کا باعث ہے۔ جبکہ اس زمانے کا وہ چھوٹا جھنڈ متفق ہو کر بھاری بھاری کام کرتا تھا تو اس زمانے کا مسیح کا بڑا جھنڈ گروہ اُس زمانے کے چھوٹے جھنڈ کی مانند ایک دل اور ایک جان ہو تو کیسے بڑے بڑے کام نہ کریگا۔

جب دو مخالف طبیعت کے لوگ ایک جگہ رکھے جاتے ہیں تب پھوٹ اور جھگڑا پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ ہم گلتی ۴: ۲۹ میں پڑھتے ہیں کہ "اور جیسے اس وقت جسمانی پیدایش والا روحانی پیدایش والے کو ستاتا تھا ویسے ہی اب ہوتا ہے"۔ اس آیت میں جسمانی پیدائش والے جو ہاجرہ لونڈی سے پیدا ہوا۔ اور روحانی پیدائش والے سے اضحاق جو سارا سے پیدا ہوا مراد ہے۔

ابراہام کے خاندان میں یہ دو مخالف طبیعت کے دو بیٹے تھے اسی لئے اُس خاندان میں صلح نہ تھی۔ کیونکہ اسمٰعیل اضحاق سے جھگڑا کرتا تھا۔ اب دیکھئے کہ اس آیت میں جھگڑالو کو جسمانی پیدائش والا کہا ہے۔ کیا عزیزو اسی طرح اب بھی خدا کے اس خاندان میں جو اس دنیا میں ہے دو طرح کے لوگ نہیں ہیں۔ ایک تو وے جو صرف نام کے عیسائی ہیں اور جو جسمانی کہلاتے ہیں اور دوسرے وے جو ایماندار اور جو روحانی کہلاتے ہیں۔ پس یہ جسمانی مسیحی پھوٹ کا سبب ہیں اور روحانی مسیحیوں کو دکھ دیتے ہیں۔

باقی دارد

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

اور برعکس اس کے اگر تمام گناہوں سے توبہ کرے تو کامل معافی حاصل ہو سکتی ہے۔ گنہگار صرف ان گناہوں سے توبہ کر سکتا ہے جو اُس نے کئے ہیں۔ وہ برائی جو ہماری نیچر میں شروع سے ہے ہمارا گناہ نہیں ہے اور اس سے توبہ کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔ البتہ ہم ان گناہوں سے توبہ تو کرتے ہیں جو خدا کے برخلاف کئے ہیں۔ اور جب ہم کو معافی ہاں کامل معافی حاصل ہو جاتی ہے۔ تو ہم چھوٹے بچے کی طرح بے گناہ ہو جاتے ہیں اور پھر بے گناہ ہونے کی وجہ سے حد درجہ کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

میاں:۔ جب میں مسیحی ہوا تھا میرا بھی یہی حال تھا جیسا تم کہتی ہو مجھے تمام گناہوں کی معافی حاصل ہوگئی میں خوش بھی تھا۔ خدا سے محبت رکھتا تھا۔ میری زندگی میں وہ نہایت ہی خوشی کا دن تھا اور جب کبھی وہ دن مجھ کو یاد آتا ہے تو میرا رونا نکلتا ہے۔ وہ دن نہایت ہی مبارک دن تھے۔ لیکن وہ آزادی اور بیگناہی میں دیر تک اپنے میں قائم نہ رکھ سکا میرے دل میں شک وشبہ پیدا ہو گئے۔ اور یہ خیال کہ میں گنہگار ہوں ایسا ستاتا ہے کہ میں اس دن کی طرح ہرگز خوش نہیں ہوں۔ جبکہ یسوع مسیح نے میرے گناہوں کو دھو ڈالا تھا۔

بیوی:۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ آپ کو ضرور تبدیلی حاصل ہوئی ہوگی۔ اور اگر آپ کو تعلیم ملتی جواب مجھ کو مل رہی ہے۔ تو آپ آجتک اس بے گناہی کو جو تبدیلی سے حاصل ہوئی تھی قائم رکھ سکتے۔ اور پھر دوسری بخشش حاصل کر کے یہ تمام عرصہ خوش وقت رہتے۔ لیکن بقول آپ کے اگر اس تمام عرصہ میں کم و بیش گناہ کرتے رہے ہیں تو بے گناہی تو سچ مچ آپ میں باقی نہیں رہی

میاں:۔ آپ اس بات کو تو مانتی ہیں کہ گناہوں کی معافی حاصل ہونے۔ اور نئی پیدائش حاصل ہونے کے بعد بھی دل میں کوئی برائی باقی رہجاتی ہے۔

بیوی:۔ اس کی تعلیم انجیل میں صاف الفاظ میں دی گئی ہے اور علاوہ ازیں اصلاح کنندوں نے بھی بہت کچھ اس بارے میں کہا ہے۔ جان اور ویسلی اور اور بھی بہتوں نے یہی مانا ہے کہ ایمان سے نجات حاصل ہوتی اور بعد میں پاکیزگی۔ رسولوں کو پینتیکوست سے پہلے نئی پیدائش حاصل ہو چکی تھی۔ لیکن ایک برائی کا اصول اُن کے دلوں میں باقی تھا۔ پینتیکوست سے پہلے بھی وہ خدا کے لئے کچھ کام نہ کر سکتے تھے۔ یسوع مسیح پر اُن کا ایمان تھا تو بھی اُن میں سے کئی ایک دوسروں سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے۔ ایک دوسرے سے حسد کرتے تھے اور مسیح کے نام کے لئے دلیری اُن میں نام کو نہ تھی۔ پینتیکوست کے دن وہ پاک کئے گئے۔ اور وہ برا اصول اُن کے دل میں سے نکالا گیا۔ اور روح القدس سے معمور ہو گئے۔ اور دلیری بھی آپ سے آپ اُن میں آگئی اُن کو عجیب قوت حاصل ہوئی جس سے وہ یسوع مسیح کے نام میں بڑے بڑے کام کرتے تھے۔ اس تجربہ کی مجھے ضرورت ہے اور خواہش ہے۔ میرے تمام گناہ بخشے گئے ہیں۔ مجھے نئی پیدائش کی برکت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ لیکن میری نیچر میں ابھی تک برائی باقی ہے۔ جس سے صفائی حاصل کیا چاہتی ہوں تاکہ پیارے مسیح کو اپنے تمام دل سے پیار کر سکوں۔ اور اس کی معموری میں ہمیشہ قائم رہوں۔

باقی آئندہ

سنڈے سکول کے کام کی تاثیر ہندوستان کے مستقبل پر

گزشتہ سے پیوستہ

سنڈے سکول کے کام کا ہندوستان کے مستقبل پر کیا اثر ہوگا

پادری پیکلس صاحب باشندہ سوئیڈن مشنری بن کر جزیرہ ٹینگوا میں معہ اپنی میم صاحب کے گیا۔ اُس ملک کے لوگ بڑے وحشی اور آدم خور تھے۔ ایک روز اس جزیرہ کے چار باشندے اپنی بندوقیں ہاتھ میں لئے اُس کے پاس آئے اور پوچھا تمہارے پاس کوئی بندوق ہے۔ پادری صاحب نے جواب دیا کہ میرے پاس تمہاری بندوق جیسی تو نہیں ہے۔ لیکن ایک اور قسم کی ہے جو تمہارے پاس نہیں۔ وہ اسبات سے متعجب ہو کر پوچھنے لگے کہ پھر تمہارے پاس کون سی بندوق ہے۔ اور ساتھ اُن میں سے ایک نے یہ کہکر کہ ہم نے کبھی کسی سفید آدمی کا گوشت نہیں کھایا اور آج تمہیں کھائینگے۔ بندوق سے پادری صاحب پر حملہ کرنا چاہا۔ پادری صاحب نے اپنی بائبل کو ہاتھ میں لے کر بڑے زور سے کہا کہ بھائیو یہ میری بندوق ہے۔ اس بندوق سے میں تمہارے ملک کو بہت جلد فتح کروں گا۔ اور تم جانوگے کہ یہ کیسی بندوق ہے۔ اور بائیبل کو ہاتھ میں ہلا ہلا کر کہا کہ میری بندوق تمہارا مقابلہ کرے گی۔ اور پھر اُس میں سے کئی ایک آیات پاک نکالکر اُن کو سنائیں۔ اور وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ وہ اس انجیل کی منادی وہاں کرتا رہا۔ نتیجہ یہ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں کئی ہزار لوگ مسیح پر ایمان لاکر نجات ابدی کے وارث بنگئے۔ اور اُن کی مردم خوری کی بُری طبیعت الٰہی محبت اور برادرانہ اُلفت میں بدل گئی۔ اور وہ لوگ بالکل نئے مخلوق ہو گئے۔ اور جزیرہ ٹینگوہ اپنی حالت میں ایک نیا ملک ہو گیا۔

میرے بزرگ صدر جلسہ و اصحاب حاضرین۔ میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ سنڈے سکول کا کام آئندہ ہندوستان کو ایک نیا ہندوستان بنا سکتا ہے۔ بلکہ سنڈے سکول کے کام کی تاثیر ہندوستان کو ایسا بدل دیگی کہ اُس کی آنے والی نسلیں ایک دوسرے کو پیار کرنے والی اور نئی مخلوق بن جائینگی۔ اور وہ نبوت پوری ہو جائیگی کہ تمام جوان اور بوڑھے رویا دیکھینگے۔

ڈاکٹر ہارٹونگ ایک جرمن سیاح کا بیان ہے کہ گرین لینڈ کا ملک بالکل جنگل ہی جنگل تھا۔ جدھر دیکھو گھاس ہی گھاس۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ سیلز (ملاح) لوگوں نے ایک جگہ گھاس کو آگ لگادی۔ سیاح مذکور بیان کرتا ہے کہ جب کچھ عرصہ بعد میں پھر وہاں آیا۔ تو دیکھا اس جگہ تمام درخت ہی درخت نکل آئے ہیں۔ اصل حال یوں تھا کہ کسی زمانہ میں یہ جگہ آباد تھی اور درخت بھی تھے جو زمین کے دب جانے سے دب گئے۔ اور اب آگ کی گرمی سے اُگ آئے۔

اس ملک میں ایک پادری صاحب بنام ہنسیج صاحب گئے۔ کئی سال تک یہ صاحب وہاں جانیکی کوشش کرتے رہے۔ اور بمشکل اُن کے جانے کا بادشاہ وقت کی طرف سے انتظام ہوا اور پادری صاحب مع کنبہ گرین لینڈ میں پہونچگئے۔ اور اُس ملک میں ۱۴ سال تک انجیل کی منادی کرتے رہے۔ آخرش اُن کی میم صاحبہ اسی ملک میں انتقال کر گئیں۔ اُس کی لاش کو لے کر وہ اپنے ملک میں آئے اور کوئی ماتم نہ کیا جیسے کہ حزقی ایل نبی کی بیوی کی وفات پر خدا نے نبی کو ماتم کرنے سے منع کیا تھا۔ دیکھو حزقی ایل نبی کی کتاب ۲۴: ۱۶

جب یہ پادری صاحب اپنے ملک میں واپس آئے تو انہوں نے ایک بڑی مجلس میں وعظ کیا۔ جس کی سندی آیت اغلب ہے کہ یہی ہوگی "وے سبزے گھاس کے درمیان اُگینگے بید کی طرح جو بہتے پانی کے کنارہ پر ہو" یسعیاہ نبی کی کتاب ۴۴: ۴

انجیل کی بشارت کا اثر خیز نتیجہ۔ آخرش ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہ خادم الدین لگاتار کام کرتا گیا۔ اور اس کی ان تھک کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی منادی کے موافق گھاس کے درمیان بید کی طرح لوگ نکلنے لگے۔ حتیٰ کہ آج ملک گرین لینڈ ایک مسیحی ملک ہے۔ تمام لوگ مسیح کو پیار کرنے والے ایک دوسرے کے لئے جانفشاں و خود نثار مسیحی رفاقت و شراکت میں گندھے ہوئے۔ یہ وہی ملک ہے جس کی بابت ہماری گیت کی کتاب میں یہ گیت آتا ہے۔

"گرین لینڈ کے ملک سرد سے اور ہندوچین سے بھی" الخ

اس ملک گرین لینڈ میں جو کام کیا گیا۔ اس کا جو اثر آئندہ گرین لینڈ پر ہوا وہی اثر ہمارے سنڈے سکول کے کام سے ہمارے پیارے وطن پر بھی ہو سکتا ہے۔ اور ہمارا پیارا ہندوستان ضرور ایک نیا ہندوستان بن جائیگا۔ مگر ایک شرط ہے کہ سنڈے سکول منیجر کے ایسے کارندوں اور اُستادوں کی ضرورت ہو۔

انجیل کی خدمت کبھی عبث نہیں جاتی۔ سنڈے سکول کا کام بھی کبھی عبث نہ جائیگا۔ ہمارے خداوند یسوع جب اس دنیا پر تھے تو انہوں نے بڑا کام سامریہ کے ملک میں کیا تھا اور اس کام کا نتیجہ خیز اثر ہم اعمال ۸ باب میں دیکھتے ہیں کہ فلپس ملک سامریہ میں اس فصل کو کاٹتا ہے جو خداوند یسوع کے ہاتھوں بویا گیا تھا یعنی ملک سامریہ کے رہنے والے جوق جوق خداوند یسوع پر ایمان لاتے اور نجات پاتے ہیں۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

ناصر الدین المتخلص بہ ناصر

طلوع ہم سے کہیں پیارے عیاں ہوکر نہاں ہوکر
ہمیں دیدار دو بیچے پیر ہوکر مہرباں ہوکر۔

ترے در کا بنا بندہ جو ہو ترکِ جہاں کرکے
وہ جائے پاس پھر کس کے گدا ئے آستاں ہوکر

کبھی جلوہ دکھاتا ہے کبھی پردے میں بیٹھا ہے
تو اک حیرت کا چشمہ ہو شہِ کون و مکاں ہوکر

کرشمہ حسن کا تو نے دکھایا طور موسےٰ پر۔
بجی ہے خاک سینا سرمۂ چشم بتاں ہوکر۔

پڑا رہنے دو قدموں میں یہی ہے التجا اس کی۔
نہیں یہ چاہتا اس سے ملو جانِ جہاں ہوکر

گناہ بے حد گئے ناصر نے ہیں اللہ تعالیٰ کے
مسیحا فیصلہ اس کا کرادو درمیاں ہوکر۔

از کینیڈی ہال لاہور

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو میں شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیا اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹروں کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ اور غربا ان کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ھسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

مضامین

شیشۂ دل

گزشتہ سے پیوستہ

اے شیشۂ دل رکھنے والو ایشور نے تمہیں ایک نازک اور صاف دل دیا ہے۔ اگر تم اس کی حفاظت چاہتے ہو تو کسی کے دل کو ٹھیس مت لگاؤ۔ اگر تم اس آئینہ میں جلوۂ یار دیکھنا چاہتے ہو تو اس پر حسد و بغض کی میل کچیل مت آنے دو

مثل مشہور ہے کہ دل کو دل میں سے راہ ہے کیوں نہ ہو شیشہ میں سے شیشہ نظر آسکتا ہے۔ تم کسی کے دل کو توڑو اس کے بال کا عکس تمہارے دل پر بھی آپڑیگا۔ ہم سنتے ہیں کہ خون چھپ نہیں سکتا۔ کیوں خونی دوسرے کا خون چھپے کرتا ہے۔ پہلے اپنے آتما کا خون کرلیتا ہے یہی وجہ ہے کہ آخر وہ چلا اٹھتا ہے کہ میں نے فلاں کو مار ڈالا ہے۔ در اصل یہ آواز اس ناقابل برداشت درد کی مظہر ہوتی ہے جو کہ اندر ہی اندر اسکو نیم بسمل کی طرح تڑپاتی ہے۔

اے ظلم کے پتلے اور مجسم ظلم انسان کسی کا دل مت ستا کسی مظلوم پر غیض و غضب کی نگاہ مت ڈال۔ او شوخ! سنبھل سنبھل! ذرا سنبھل کے چل تیرے پاؤں کے نیچے کسی کا نرم نرم دل پامال ہو رہا ہے ہاں ہاں! تجھے ترا زے نگاہ سے نہ چال سے تعلق ہے اور نہ فضل سے کسی کا دل دکھانا چاہئے دنیا بھر کے بزرگ پیر و پیغمبر رشی منی چلا چلا کر کہہ رہے ہیں کہ دیکھ شیشہ ہے ذرا احتیاط سے!! مگر تو مغرور ہے۔ غافل ہے۔ جاہل ہے۔ ظالم ہے کہ انکی مقدس آواز نہیں سنتا گاڑی کے ذرا سے اشارہ پر قلی بھی ہوشیار ہو جاتا ہے اور وہ ایک شیشہ کے بکس کو احتیاط سے کھتا ہے مگر شاید غیر کے دل توڑتے توڑتے تیرا دل ایسا پتھر ہوگیا ہے کہ اس پر ایک ستم رسیدہ کی سوزش

ذرا بھی اثر پیدا نہیں کرسکتی۔ اُف! اب بھی سمجھ لا اور اس شیشہ کو ذرا احتیاط سے رکھ۔ بہتیشی دہار

انتخاب الاخبار

مسلمانان عالم کا پیغام

خواجہ غلام الثقلین بی۔ اے وکیل

میر محمد نے جو ایران عرب۔ ٹرکی۔ مصر وغیرہ اسلامی ممالک کا سفر کرکے واپس آئے ہیں لکھنؤ میں ایک لکچر دیا جس کے دوران میں بیان کیا کہ ایران اشیاء کوچک یا حجاز میں جہاں کہیں میں گیا ہر ملک کے مسلمان کہتے ہیں کہ مسلمانان ہند ایک غلط پولیسی پر چل رہے ہیں۔ ان کو خیال رکھنا چاہئے کہ ہندو اور مسلمان امن سے رہیں اور ہندوستان کے تمام باشندوں کو باہم آشتی سے رہنا ضروری ہے۔ اور ہر شخص کو اپنے مذہبی نو آئیگو امن پسند ذرائع سے ترقی دینی چاہئے کہ ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو کر ایران۔ عرب۔ مصر۔ ٹرکی ہیں تو اب مذہبی تفریق نام کو نہیں ہے عیسائیوں کو بالکل مساوات کے حقوق حاصل ہیں۔ اور ایرانی بھی اب اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔ کہ جبتک وہ متفق نہیں رہینگے بطور ایک قوم کے زندہ نہیں رہ سکتے ہیں مگر خواجہ غلام الثقلین کا پیغام قبول کرنے والے مسلمان ہندوستان میں معدودے چند ہیں۔ البتہ جہاں تک علم کی روشنی پھیلیگی اُن کی تعداد بڑھتی جائیگی۔

آرمی نیوز

روئی کے سٹھ کی بندش کا مجوزہ قانون۔

اخبار انگلشمین کلکتہ کی رائے ہے کہ گورنمنٹ

گور دئی کا سٹھ بند کرنے کے لئے اسی اجلاسی کونسل میں ایک مسودہ بعجلت پاس کر دینا چاہئے۔ کیونکہ یہ بلا کلکتہ میں بارش کے جوئے سے بھی زیادہ پھیل گئی

ہے اور روزمرہ صدہا آدمیوں کی تباہی کا باعث ہوتی ہے بقول معصر موصوف روئی کے سٹہ میں ساری قماربازیوں سے زیادہ اور اس قدر بھیڑ بھاڑ رہتی ہے کہ کاٹن سٹریٹ اور ہیریسن روڈ بعض اوقات بالکل بند ہوجاتی ہیں۔ اور ہر فرقہ وجماعت کے آدمی ہارنے والوں میں نظر آتے ہیں۔ انگلشمین کو روئی کے سٹہ کی نفرت بدیں وجہ زیادہ محسوس ہوئی ہے۔ کلکتہ یورپین ویوپاری بھی اس میں حصہ لینے لگے ہیں جن سے انگلشمین کو خاص ہمدردی ہے۔ مگر افسوس کہ سٹہ نے لوگوں کو تباہ کر رکھا ہے اور کئی مرتبہ ہار کی مایوسی نے لوگوں کی خودکشی تک کی نوبت پہونچا دی ہے۔ اس لئے امپیریل گورنمنٹ کو سارے ملک میں اس قسم کے جوئے کا انسداد کرنا چاہئے۔ (پیسہ اخبار)

کھانے کی چیزوں میں ملاوٹ کرنیوالوں کو سزا

چند روز ہوئے کلکتہ میں کل دوکانداروں پر بیس سے لیکر پچاس روپئے تک بدیں جرم جرمانہ ہوا۔ کہ وہ دودھ میں پانی ملاکر فروخت کرتے تھے اور آٹھ دوکانداروں پر بیس سے پچیس روپئہ تک جرمانہ خراب تیل فروخت کرنے کی وجہ سے ہوا۔

دراصل کھانے پینے کی اشیاء میں آمیزش کرنیوالوں کو اس سے بھی زیادہ سزائیں دی جانی چاہئیں کیونکہ ایسے لوگوں کے ان افعال کی وجہ سے جو محض معمولی لالچ پر مبنی ہوتے ہیں۔ عام انسانوں کی صحت پر نہایت ناقص اثر پڑتا ہے صوبہ پنجاب کے ذمہ دار احکام کو بھی اس طرف خاص توجہ اور سرگرمی سے کام لینا چاہئے۔ (راجپوت گزٹ)

ڈاکٹر پنیل

کے مرنے کا پورا حال اب معلوم ہوا ہے یہ فرانٹیر پراونس کے پرانے مشنری تھے اور اس قدر لوگ ان سے محبت رکھتے تھے کہ جہاں اور کوئی انگریز نہیں جاسکتا تھا یہ بہت آسانی سے چلے جاتے تھے۔ اور ان کو سرحدی لوگ خوشی سے قبول کرتے تھے۔ کیونکہ ان کا علاج بھی عرصے سے مشہور تھا۔

ان کے اسسٹنٹ ڈاکٹر بارنٹ صاحب نے ایک مریض کا علاج کیا جو کہ پھوڑے وغیرہ سے بھرا ہوا تھا اور اس کی چارپائی کی رسیاں کاٹ کر جلانے میں ان کے ہاتھ میں زخم ہوا جس سے ایسا زہر پھیلا کہ ان کو زہرباد ہوگیا۔ اور ان کو اوپریشن کرنے میں ڈاکٹر پنیل کے ہاتھ میں زخم ہوا اور ان کا علاج فوجی بڑے ڈاکٹروں نے تمام کوشش سے کیا لیکن وہ زہر ایسا سخت تھا کہ نہ ڈاکٹر بارنٹ اور نہ ڈاکٹر پنیل بچے۔

عیسائی لوگ دھرم پرچار پر کس قدر خرچ کرتے ہیں

مغربی اقوام کی جہاں روپیہ کمانا جانتے ہیں وہاں روپیہ خرچ کرنا بھی جانتے ہیں ہم کثیر تعداد تو یہ دونوں باتیں نہیں جانتے لیکن جو روپیہ کمانا جانتے ہیں افسوس ہے کہ وہ خرچ کرنا نہیں جانتے امریکہ کی ایک سوسائٹی بنام "دنیاداروں کی مشنری تحریک" کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سوسائٹی کے ذریعہ صرف اضلاع متحدہ امریکہ اور کنیڈا سے غیر ملکوں میں عیسائی دھرم کے پرچار کے لئے پچھلے پانچ سال کے عرصہ میں قریباً چار کروڑ روپیہ بھیجا گیا ہے۔ گویا ہر سال قریباً ایک کروڑ روپیہ غیر ممالک میں عیسائی دھرم پرچار کے لئے صرف ایک سوسائٹی نے امریکہ کے صرف دو ملکوں اضلاع متحدہ اور کنیڈا سے روانہ کیا ہے۔

اس کے علاوہ صرف پاٹسٹنٹ دھرم والوں کو اپنے دھرم پرچار کے لئے ۱۹۱۱ء میں جو روپیہ ملا اس کی بابت ہمیں اس قدر معلوم ہوا ہے کہ گیارہ سال پہلے یعنی سنہ ۱۹۰۰ء کی نسبت اس کی تعداد تین کروڑ روپیہ زیادہ ہے۔ عیسائی مشنری اپنے دھرم پرچار کے لئے اس قدر روپیہ کہاں سے لاتے ہیں؟ اس میں بھید یہ ہے کہ جہاں مسٹر کارنیگی اور راک فیلر جیسے کروڑوں روپیہ پیدا کرسکتے ہیں وہاں وہ لاکھوں روپیہ دھرم پرچار اور تعلیم کے لئے خرچ کرنا بھی جانتے ہیں۔

اس کے مقابلے میں ہماری دھرم پرچار کا انتظام کرنے والی سب سے بڑی سبھا کی مالی حالت کا تو کہنا ہی کیا ہے سبھا کا دفتر تک نہایت خستہ حالت میں ہے۔ ہمارے پرچارکوں کی تعداد اتنی ہی جو کہ انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ سبھا کے مفصل کے ممبروں کی دلچسپی اور سرگرمی کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ انہوں نے سبھا کے اجلاس میں حاضر ہونے کی قسم کھا رکھی ہے اور بیدِ نجات کی آریہ سماج کے پتی نہی یہی سمجھے ہوئے ہیں کہ سبھا کے اجلاس میں شامل ہونا صرف لاہور والوں کا ہی کام ہے۔

رنگون کا نیا ریلوے سٹیشن

رنگون کے نئے ریلوے اسٹیشن کو جسکی بنیاد سنہ ۱۹۱۰ء میں رکھی گئی اور جسکی بالائی عمارت گزشتہ سال کے ماہ اگست میں شروع کی گئی تھی۔ حضور لفٹنٹ گورنر صاحب موسم گرما کے لئے مقام میمیو کو جانے سے پہلے کھولینگے۔ کل لمبائی اس عمارت کی جو کہ بلجیم کی عمارات کا مقابلہ کرتی ۶۲۱ فٹ ۔۔۔۰ فٹ کی لمبائی کا ایک پل اسٹیشن کے اوپر بنایا گیا ہے۔ جب اسٹیشن جیسا کہ امید کیجاتی ہے آئندہ جون میں ختم ہوجائیگا تو یہ مشرق میں ایک نہایت اعلیٰ اسٹیشن ہوگا کیونکہ اسکے تمام کمروں میں زمانہ جدید کی ضروریات کے سامان مہیا کئے جائینگے تخمینہ لگایا گیا ہے کہ تمام عمارت پر ۳۱ لاکھ روپیہ کی لاگت آئیگی جسمیں سے ۲۲ لاکھ تو اب تک خرچ ہوچکے ہیں۔ صرف اسٹیشن کی عمارت

انجیلِ برنباس

من تصنیف عبدالاحد از کاڑہ۔

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیلِ برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب

جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہرایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ

رومن اُردو عا۔ فارسی اُردو عہ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہرایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی + آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے، کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہے +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



پچیس برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان
فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہی

جیبی گھڑیاں

میٹل پرخیاط واچ قیمت ے ر
میٹل سوج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۲ برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۲ برس
میٹل پروا ئزروا چ قیمت ے گارنٹی ۵ برس
میٹل برانلیوروا چ قیمت معہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں موگرے کی چابی والی اور دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت صہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ
ان کے علاوہ ٹائم پیس عہ سے لیکر ۶۵ تک کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ۲ سے لیکر ۵۰ تک اور دیوار پر لگانے کے کلاک اور میٹنگ کلاک صہ سے لیکر ۵۰ تک ملینگے +
زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہے +
مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہی بیوپاریوں کو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ چنی لال چھگن لال
بمقام ۲۸۸ عبد الرحمان اسٹریٹ - بمبئی -

ڈاکٹر ایس - کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ - دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گری و مروڑ کچھ نہیں ہوگی ترب معمول نہائے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں - یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں - ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیے - قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ (۵ ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہو جاتا ہو - یہہ دوا لحظہ میں اُس کو پانی کر دیتا ہو - درد ریاح جیسے ٹیس چمک ٹیک رگوں میں لہر ہیں - کن کنی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہو - درد وغیرہ نصف سر میں ہو - دور ہو جاتا ہو اسلئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہو قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک ۵ ر آنہ +

المشتہر
ڈاکٹر ایس - کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۲ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے - اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گئوتم راؤ کیشو او شدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں - اس میں کچھ اندیشہ نہیں - یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہی اور ان سے پیدا ہونے والی بے مقدار بیماریاں لقوا گٹھیا - منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یادداشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا - ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا اور سیاہ داغ پڑنا - تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہو جانا - ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کر آنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۸ ر +

ملنے کا پتہ :- گئوتم راؤ کیشو
کا دواخانہ ٹھاکر دوار - بمبئی

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا